• تالیفِ لطیف •

المحدث النبیل والمجاہد الجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
☎ 514122

مقدمہ

الحمدُ للہِ ربِّ العالمینَ والصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ سیّدِ المُرسلینَ وخاتِمِ النّبیّینَ وعلیٰ آلِہٖ واَصحابِہٖ اَجمَعِینَ ——— اَمّا بَعد !

قیامت ایک امرِ غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشادِ الٰہی ہے "یَسئَلُونَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرسٰہَا۔ فِیمَ اَنتَ مِن ذِکرٰہَا اِلیٰ رَبِّکَ مُنتَہٰہَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیثِ جبرئیل میں ہے۔ فاخبرنی عن الساعۃ ؟ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل" (مشکوٰۃ ص۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقتِ وقوع کی خبر دیجیے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقتِ وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنھیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامتِ صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرنی من اماراتہا اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان"، لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں "یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں"، اور ننگے پیر، ننگے بدن تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھارتے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامتِ

صغریٰ سے ہے۔ ان من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویکثر الجھل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد "

(بخاری کتاب العلم ص۱۸ ج۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا۔ جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپؐ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت ومعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اُسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ماتذاکرون ؟
قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر اٰیات فذکر الدخان
والدجّال، والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم
ویاجوج وماجوج وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب
وخسف بجزیرۃ العرب واٰخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد الناس
الی محشرھم (مسلم باب الفتن واشراط الساعۃ ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپؐ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجّال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرا عرب میں (۱۰) اوران سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کران کے محشر میں پہنچا دیگی۔

قیامت کی علامتِ کبریٰ ہی میں سے مہدیٔ آخرالزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وھی اولھا ان یظھر الامام المقتدیٰ الخاتم للائمۃ ......محمد المھدی (لوائح الانوار البھیۃ ج۲ ص۷۰)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوجانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کرکے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہوکر امام مہدی کی تلاش شروع کردیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملکِ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو کہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل وانصاف کی ہمہ گیری اور مال ودولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محدثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ رواتھا عن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی المھدی وانہ من اھل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض عدلاً

وان عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام یخرج فیساعدہ علی قتل الدجال وانہ یؤم ھٰذہ الامۃ وعیسیٰ خلفہ فی طول من قصتہ وامرہ ،، (تہذیب التہذیب ج۹ ص۱۲۶ فی ضمن ترجمہ محمد بن خالد الجندی المؤذن)

"امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیتِ رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل وانصاف سے دنیا کو معمور کردیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک، نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہیۃ میں علامہ مرعی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخروجہ آخر الزمان وانہ من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارہا ،،

"محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفارینی کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المہدی حتی قیل لا مہدی الا عیسیٰ والصواب الذی علیہ اہل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانہ یخرج قبل نزول عیسیٰ علیہ السلام وقد کثرت بخروجہ الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذٰلک بین علماء السنۃ حتی عد من معتقداتہم (لوائح الانوار البہیہ ج۲ ص۸۰)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہلِ حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر ماذکر منهم رضی الله عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم مایفید مجموعه العلم القطعی فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (ایضا ص۸/۲)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علمِ قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہلِ علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہلِ سنت اور الجماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ الحسن بن علی البربہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البربہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البربہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۸ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

"والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید۔"

(ص ۲ ۵ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۰۰ پر لکھتے ہیں:

اقول لاشك ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشهر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من لایعتد بخلافه"

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہلِ علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقمطراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا عليه بان الاحاديث الواردة فيه علی اختلاف رواتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاكم والطبرانی وابی يعلی الموصلی والبزار وغيرهم من دواوين الاسلام من السنن والمعاجم والمسانيد واسندوها الی جماعة من الصحابة فانكارها مع ذالك مما لا ينبغی، (ص۱۴۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرقِ احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابنِ خلدون کے اس خیال کو رد کردیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنھیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ۔ امام حاکم۔ امام طبرانی۔ امام ابو یعلی موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوینِ اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضراتِ صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفۂ راشد حضرت عثمانِ غنی، خلیفۂ راشد حضرت علی مرتضیٰ۔ طلحہ بن عبید اللہ، عبد الرحمٰن بن عوف۔ عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو عبد اللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں۔ لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقفت عليه من احاديثه لانی رایت الکثیر من الناس فی هذا الوقت یتشککون فی امرہ ویقولون ما تری هل احادیثه قطعیة ام لا وکثیر منهم یقف مع کلام ابن خلدون ویعتمدہ - مع انه لیس من اهل هذا المیدان والحق الرجوع فی کل فن لاربابه ؛

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص۱۳۶)

"اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے ۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے ۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے ۔"

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح وثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب اور ضروری ہے ۔ اسی بنا پر ظہورِ مہدی کا مسئلہ اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے ۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہر دور کے محدثین واکابر علماء نے مسئلۂ مہدی پر ضمناً ومستقلاً شرح وبسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے ۔ جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے ۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُرزور تردید کی ہے اور اصولِ محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہورِ مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے ۔

علماء امت کی ان مساعیٔ جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہورِ مہدی کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا رہا ۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسبِ ضرورت تحریر وتقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے ۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیرِ نظر رسالہ مرتب کیا تھا ۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں :

انه قد جری ببعض اندیة العلم ذکر المهدی الموعود فانکر بعض الفضلاء الکاملین صحة الاحادیث الواردة فیه فاحببت ان اجمع الاحادیث

الصحیحۃ فی ہذا الباب واترک الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبلیغ ما اتی بہ النبی علیہ السلام وان لا یغتر الناس بکلام بعض المصنفین الذین لا المام لہم بعلم الحدیث کابن خلدون وغیرہ فانہم وان کانوا من المعتمدین فی التاریخ وامثالہ ولا اعتداد لہم فی علم الحدیث الخ

بعض مجالسِ علیہ میں مہدئ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدئ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھاجائیں جنھیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد ومستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔"

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابن خلدون نے کلام کرکے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح وتعدیل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت وحجیت کو مدلل ومبرہن کردیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔
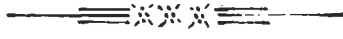
آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرّہٗ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوباتِ مدنیہ" بھی شریکِ اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جوڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ رصفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخرالزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزولِ عیسیٰ علیہ السّلام اور خروجِ دجال اور فتنۂ یاجوج وماجوج ودابّۃ الارض وطلوعِ شمس مِنَ المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دُنیا میں مذہبِ اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظُلم وستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل وانصاف دین وایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صُورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے:

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوّل جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحابِ بدر و اصحابِ طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس
بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن
وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرکِ حاکم، ابو داؤد
مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلّم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا
جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد
لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں
نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں
پائی گئیں جو مہدیٔ موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔
میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش
کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب
میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل
کیا تھا وہ بھی وفات پاگئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔"

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سُنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدّس سرّہٗ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دِل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اُسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں رہا . . . اور رسالہ پھر مل نہ سکا" ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم و رَجا اور اُمیدی و نااُمیدی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِّ مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دِھیرے دِھیرے جڑ پکڑ لیا اور نااُمیدی پر اُمید کا غلبہ ہوگیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائقِ صداحترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادۂ محترم مولانا سیّد ارشد مدنی اعلی اللہ مراتبہٗ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکاری کتب خانوں میں پتہ لگائیں۔ ممکن ہے کہ کہیں یہ گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

کو حضرت شیخ قدس سرہٗ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب وجستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرۃ وزیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سُراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر وقیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک وفک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

مہدیؑ موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصّل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت وافادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدونؒ نے اپنے مقدمہ میں مہدیؑ موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہلِ علم بھی مہدیؑ موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدونؒ کے اُٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اُصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلّل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات دُرست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح وحُجّت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت وہمّت کے مطابق اس نادر وبیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے جن کُتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد وصفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتبِ لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اس کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیثِ صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی جمیع اصحابہ وبارك وسلم۔

حبیب الرحمٰن قاسمی

خادم التدریس دار العلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُه وَ نَسْتَعِيْنُه وَ نَسْتَغْفِرُه وَ نُؤْمِنُ بِه وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْه وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَه وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ، فَيَقُوْلُ اَحْقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ بِبَلْدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَّتَحِيَّةٍ، اَلرَّاجِىْ عَفْوَرَبِّه الصَّمَدِ عَبْدُه الْمَدْعُوُّ بِحُسَيْنْ اَحْمَدْ غَفَرَلَه وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِه الرَّءُوْفُ الْاَحَدُ، اِنَّه قَدْجَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِىِّ الْمَوْعُوْدِ فَاَنْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِىْ هٰذَالْبَابِ وَاَتْرُكَ الْحِسَانَ وَالضِّعَافَ رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيْغَ مَا اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنْ لَّا يَغْتَرَّالنَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا اِلْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ كَابْنِ خَلْدُوْن(۱) وَغَيْرِه

حمد وصلوٰۃ کے بعد ـــــ تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پرودگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و مہربان وحدہٗ لاشریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیؑ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیؑ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنّفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علمِ حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدونؒ وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں

---

(۱) قاضي القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبيلي الحضرمي المالكي المتوفى ٨٠٨هـ ولد في تونس سنة ٧٣٢هـ مؤرخ وفيلسوف ورجل سياسي درس المنطق والفلسفة والفقه والتاريخ فعينه أبو عنان سلطان تونس والي الكتابة ثم سافر إلى الأندلس فانتدبه ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيرا إلى ملك قشتاله ثم رحل إلى مصر ودرس في الأزهر وتولى قضاء المالكية ولم يتزى بزى القضاة محتفظا بزى بلاده وعزل و أعيد وتوفي فجأة في القاهرة كان فصيح المنطق جميل الصورة عاقلا ←

فَإِنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوْا مِنَ الْمُعْتَمِدِيْنَ فِي التَّارِيْخِ وَأَمْثَالِهِ فَلَا اعْتِدَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْإِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ أَيْضاً لٰكِنْ لَمْ يَحْمِلْنِيْ إِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَأَيْتُ فُضَلَاءَ الْأَوَانِ وَأَئِمَّةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْهِ شَمَّرْتُ ذَيْلِيْ لِهٰذَا الْمَقْصَدِ الْمُنِيْفِ لَعَلَّهُ يَكُوْنُ ذَرِيْعَةً لِإِزَالَةِ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُنِيْفِ وَعَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ. وَحَيْثُ إِنَّ بَعْضَ الْأَحَادِيْثِ قَدْ تَكَفَّلَ بِهِ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ أَتَيْتُ بِهِ بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِرِجَالِهِ وَمَالَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ تَعَرَّضْتُ لِرِجَالِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ اِكْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ أَتَيْتُ بِأَلْفَاظِ التَّوْثِيْقِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا أَئِمَّةُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى(۱) يُرْ مِىْ

معتمد و مستند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدیٔ موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سُن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے اِن احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء وقت اور عُلماء زمانہ کو مَیں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہُوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہوگیا تاکہ یہ دینِ مُنیف سے شُبہات کے دُور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمّہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں؛ لہٰذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امام حدیث نے ذمّہ داری لی ہے تو مَیں اُسے اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہو گی

صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه "العبر وديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في سبعة مجلدات أولها المقدمة وهي تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل- وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدي في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لااعتداد بقوله في تصحيح حديث وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلدون فقد قفا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلي ج ٣ ص ٣٣٠ والمنجد في الاعلام ص١٧٩)

(١) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفي عام ٤٠٥ هـ وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقي أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة

بالتَّسْهِيْلِ فِيْ تَصْحِيْحِ الْحَدِيْثِ لَمْ اَكْتَفِ بِتَصْحِيْحِه فَقَطْ بَلِ اعْتَمَدْتُ عَلٰى تَلْخِيْصِ صِحَاحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلذَّهَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١) فَمَا جَرَحَ فِيْ صِحَّتِه تَرَكْتُه وَمَا قَبِلَه اَتَيْتُ بِه وَتَرَكْتُ كَثِيْراً مِّنَ الْاَحَادِيْثِ لِعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰى اَسَانِيْدِهَا مِمَّا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُه(٢) وَاعْتَمَدْتُ فِيْ تَعْدِيْلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيْقِهِمْ عَلٰى تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيْبِ، هٰذَا وَعَلَى اللّٰهِ الْاِعْتِمَادُ وَهُوَ حَسْبِىْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا ــــــــــ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفا کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں اُن الفاظِ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہو گا۔ امام حاکم ابو عبد اللہ نیشا پوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیحِ احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو اُنھوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحبِ کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواۃ کی تعدیل و توثیق میں میں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

---

(١) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركماني الفاروقي الاصل الذهبي نسبة الى الذهب كما في التبصير توفي بدمشق سنة ٧٤٨هـ قد لخص الذهبي المستدرك للحاكم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنكارة او الوضع وقال في بعض كلامه إن العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذي ولا الحاكم (أيضا ص ٢٠).

(٢) الشيخ علاء الدين علي الشهير بالمتقي بن حسام الدين عبد الملك بن قاضي خان الشاذلي القادري الهندي ثم المدني فالمكي فقيه من علماء الحديث أصله من جونفور ومولده في برهانفور من بلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن في المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفي بها سنة ٩٧٥هـ، له مصنفات في الحديث وغيره منها كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال في ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال في سنن الاقوال (مخطوطة) الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطه) قال العيدروسي مؤلفاته نحو مأة ما بين كبير وصغير وقد افرد عبد القادر بن أحمد الفاكهي مناقبه في تأليف، سماه القول النقي في مناقب المتقي. الرسالة المستطرفة ص:١٤٩، الأعلام للزركلي ج٤ ص ٣٠٩.

قَالَ الْاِمَامُ الْحافِظُ اَبُوْ عِيْسى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِي جامِعِه(١)

(١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِيُّ نَااَبِيْ نَاسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ(٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,, لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ(٣) اِسْمُهٗ اِسْمِيْ،، الخ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(٤)

امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت (آلِ اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمدؐ) ہوگا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

---

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة ٢٧٩ هـ من أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخارى وشاركه فى بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى فى أخر عمره وكان يضرب به المثل فى الحفظ مات بـ "ترمذ" من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذى فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتأريخ والعلل فى الحديث (الاعلام ج ٦ ص ٣٢٢).

(٢) زر فى المغنى زِرٌّ بكسر زاى وشدة راء.

(٣) يواطى اى يوافق ويماثل.

(٤) الترمذى ج ٢ ص٤٧.
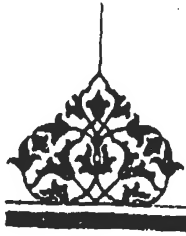
(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِیْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِیْ يُوَاطِئُ اسْمُه اِسْمِیْ قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْماً لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰی يَلِیَ. اه
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(۱)

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

(۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَامِرِیِّ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ(۲) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص [illegible])

ان دونوں حدیثِ پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہلِ بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

---

(۱) ایضا واخرجه الامام ابوداود فی سننه وسکت عنه والحافظ ابو بکر البیهقی فی باب ما جاء فی خروج المهدی وله شاهد صحیح عن علی. عند ابی داود وعن ابی سعید الخدری عند ابن ماجة والحاکم واحمد.

(۲) قال الدارقطنی هی عائشة (شرح صحیح مسلم للامام النووی ج۲ ص۳۸۸).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِى الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ(۱) وَلَا عَدَدٌ وَلَا عِدَّةٌ
يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ(۲) مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ- قَالَ يُوْسُفُ
وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمْ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا
الْجَيْشِ وَ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عِنْدَه عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ.(۳)
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنَامِه فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
صَنَعْتَ شَيْئاً فِىْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُه فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاساً مِنْ اُمَّتِىْ يَؤُمُّوْنَ بِرَجُلٍ
مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپؐ سے ایسا کام ہوا جسے آپؐ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا ہ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمّت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدا (یعنی مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو اُنھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی اُنھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

---

(۱) منعة بفتح النون وكسرها اى ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البيداء كل أرض لمساء لا شئ بها.

(۳) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك لطرفه كمن ياخذ شيئا أو يدفعه.

الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ(۱) وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكاً وَاحِداً وَ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. اه (۲)

(٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدْيٌ(۳). قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ(۴) الْمَالَ حَثْياً وَلَا يَعُدُّه عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ اَنَّه عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا الخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

(۴) ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہیں ہیں؟ تو اُن دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

---

(۱) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمداً.

(۲) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(۳) مدى مكيال في الشام ومصر يسع ۱۹ صاعاً.

(۴) يحثى حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

(۵) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ ونقل مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

قُلْتَ وَلَا يُقْلِقُكَ اَنَّكَ لَا تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمَهْدِيِّ اَنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ سَيَاتِي ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ اَنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ الْعَائِذَ بِالْبَيْتِ اِنَّمَا هُوَالْمَهْدِيُّ وَكَذٰلِكَ الْخَلِيْفَةُ الَّذِيْ يَحْثِي الْمَالَ حَثْياً هُوَالْمَهْدِيُّ وَاَنَّ الْاَحَادِيْثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَمَالَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَه نَوْعُ اِلْمَامٍ بِالْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱) بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ رحمه اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُنَنِه.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبَيْد حَدَّثَهُمْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِنَا اَبُوْبَكْر يَعْنِي ابْنَ عَيَّاش حَ وَثَنَا مُسَدَّدُنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَ وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ابْرَاهِيْمَ قَالَ نَاعُبَيْدُ اللّٰه بْنُ مُوْسٰى اَنَازَائِدَةُ حَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ابْرَاهِيْمَ ثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰه بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ اَلْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِي اسْمُه اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ بِاسْمِ اَبِيْ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ فِطْرٍ

(تنبیہ) اوپر مذکوران احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدا میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلاریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

---

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشير الازدى السجستانى ابوداؤد امام اهل الحديث فى زمانه اصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفى بالبصرة سنة ۲۷۵ھ، له السنن فى جزئين وهو احد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثا انتخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثا وله المراسيل الصغيرة فى الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة فى خزانة القرويين بخط اندلسى والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

يَمْلَأَ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَاتَذْهَبُ اَوْلَا تَنْقَضِى الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِى اسْمُه اِسْمِيْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ لَفْظُ عَمْرٍو وَ اَبِىْ بَكْرٍ بِمَعْنٰى سُفْيَانَ . (۱)

قُلْتُ مَدَارُ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَلٰى عَاصِمِ[۲] بْنِ بَهْدَلَةَ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اَبِى النُّجُوْدِ اَحَدِالْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى مَقْرُوْنًا وَالْاَرْبَعَةُ ، وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَالْعِجْلِىُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ وَاَبُوْزُرْعَةَ وَاَمَّا زِرٌّ فَهُوَابْنُ حُبَيْشٍ الْاَسَدِىُّ الْكُوْفِىُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا عَبْدُا للّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلصَّحَابِىُّ الْفَقِيْهُ الْمَعْرُوْفُ نَعْلَمُ بِمَا ذُكِرَ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ فِىْ مُسْتَدْرَكِه مَانَصُّه وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ بِذٰلِكَ الطَّرِيْقِ وَطُرُقِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ اَىْ كُلُّ طُرُقِه صَحِيْحَةٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُه فِىْ هٰذَالْكِتَابِ بِالْاِحْتِجَاجِ بِاَخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ اَبِى النُّجُوْدِ اِذْ هُوَ اِمَامٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ(۳)

(٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِىْ بَزَّةَ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَامُلِئَتْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھردے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

---

(۱) سنن ابی داود اول کتاب المهدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عاصم بن بهدله راجع تهذیب التهذیب ج ۵ ص ۳۵ وخلاصه التذهیب ص ۱۸۱ وزر بن حبیش تهذیب التهذیب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج۴ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه ابو داود والمنذری وابن القیم وله شاهد صحیح من حدیث علی عند ابی داود ورواه الترمذی کما مر وابن ماجة واحمد من حدیث ابی سعید الخدری فا الحدیث صحیح بشواهده والله اعلم.

جَوْرًا الخ(۱).

اَقُوْلُ اَمَّا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فَهُوَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّد بْنِ اَبِىْ شَيْبَة اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِىُّ اَبُوالْحَسَنِ الْكُوْفِىُّ اَلْحَافِظُ اَحَدُ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَه الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَة قَالَ ابْنُ مَعِيْن ثِقَةٌ اَمِيْنٌ(۲) وَاَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ حَمَّادِبْنِ الزُّهَيْرِ التَّيْمِىُّ مَوْلٰى الِ طَلْحَة اَبُوْ نُعَيْم الْكُوْفِىُّ الْمَلَائِىُّ الْاَحْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قَالَ اَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقْظَانٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيْثِ وَقَالَ الْفَسْوِىُّ اَجْمَعَ اَصْحَابُنَا عَلٰى اَنَّ اَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِى الْاِتْقَانِ اَخْرَجَ لَه السِّتَّةُ، وَاَمَّا فِطْرٌ فَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقُرَشِىُّ الْمَخْزُوْمِىُّ اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَّاطُ الْكُوْفِىُّ اَخْرَجَ لَه الْبُخَارِىُّ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَّقَه اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجْلِىُّ وَابْنُ سَعْدٍ. اَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِىْ بَزَّةَ(۳) فَهُوَ اَبُوالطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرُبْنُ وَاثِلَةَ الْكِنَانِىُّ اللَّيْثِىُّ اَحَدُ الصَّحَابَةِ وَاٰخِرُهُمْ وَفَاتًا عَلَى الْاِطْلَاقِ وَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ صَحِيْحٌ(۴) عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّىُّ ثَنَا اَبُوالْمَلِيْحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِىُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا رجب بھی، اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

---

(۱) سنن ابی داؤد ج۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ابی شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزى عنه ومسند على عن ابى بكر المروزى عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵- الفضل بن دكين ولد سنة ۱۳۰ھ ومات سنة ۲۱۸ روى عنه البخارى فاكثر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص۲۴۳ وخلاصة تذهيب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الحناط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائى لا باس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كيس مات سنة ۱۵۳ھ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى مفرط (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجى وكان يقدم عليا على عثمان وقال السعدى زائغ غير ثقة وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى وقال عدى له أحاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وارجو انه لا باس به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهيب ص ۳۱۱.

عِتْرَتِیْ(۱) . مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ ثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ نُفَیْلٍ وَیُذْکَرُ مِنْهُ صَلَاحًا(۲)

اَقُوْلُ اَمَّا اَحْمَدُ بْن(۳) اِبْرَاهِیْمَ فَهُوَ اَبُوْ عَلِیِّ اَحْمَدُبْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ خَالِدِ الْمَوْصِلِیُّ نَزِیْلُ بَغْدَادَ کَتَبَ عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَیَحْیٰی بْنُ مَعِیْنٍ وَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِیْخِ الْمَوْصِلِ کَانَ ظَاهِرَالصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْجُنَیْدِ عَنِ ابْنِ مَعِیْنٍ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ(۴) بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ فَهُوَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غَیْلَانَ الْاُمَوِیُّ وَثَّقَهٗ اَبُوْحَاتِمٍ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ۔ وَاَمَّا اَبُوالْمَلِیْحِ (۵) اَلْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ فَهُوَابْنُ یَحْیٰی الْفَزَارِیُّ اَبُوالْمَلِیْحِ الرَّقِّیُّ قَالَ اَحْمَدُ ثِقَةٌ ضَابِطُ الْحَدِیْثِ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ اَبُوْزُرْعَةَ ثِقَةٌ وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ یُکْتَبُ حَدِیْثُهٗ وَذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِیُّ ثِقَةٌ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ مَعِیْنٍ ثِقَةٌ وَاَمَّازِیَادُ بْنُ(۶) بَیَانٍ فَهُوَالرَّقِّیُّ

---

(۳) القاسم بن ابی بزة (بزة بفتح الموحدة وتشدید الزای) المخزومی مولاهم وجده من فارس اسلم علی ید السائب بن صیفی وکان ثقة قلیل الحدیث وقال ابن حبان لم یسمع التفسیر من مجاهد احد غیر القاسم وکل من یروی عن مجاهد التفسیر فانما اخذه من کتاب القاسم وذکر البخاری فی الاوسط بسنده مات سنة ۱۱۵ھ تهذیب التهذیب ج۸ ص۲۷۸ وخلاصة تذهیب ص۳۱۱.

(۴) وفی مشکوة المصابیح ج۳ ص ۴۷۰ من عترتی من أولاد فاطمة.

(۱) عترتی قال الخطابی العترة ولد الرجل من صلبه وقد تکون العترة الاقرباء وبنی العمومة.

(۲) سنن ابی داؤد اول کتاب المهدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۳) أحمد بن ابراهیم بن خالد الموصلی تهذیب التهذیب ج ۱ ص ۸.

(۴) عبد الله بن جعفر بن غیلان ابو عبد الرحمن القرشی مولاهم قال ابن ابی خیثمة عن ابن معین ثقة وقال النسائی لیس به بأس قبل أن یتغیر وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (۱۶) وتغیر سنة (۱۸)ھ ومات سنة ۲۲۰ھ وقال ابن حبان فی الثقات لم یکن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلی تهذیب التهذیب ج ۵ ص ۱۵۱.

(۵) ابو الملیح الحسن بن عمر الفزاری مولاهم اخرج له النسائی فی الیوم واللیلة- تهذیب التهذیب ج۲ ص۲۶۷ وخلاصة التذهیب ص۸۰.

(۶) زیاد بن بیان الرقی صدوق عابد من السادسة من رواة ابی داؤد وابن ماجة تقریب التهذیب ص ۸۳ وخلاصة التذهیب ص۱۲۷ وقال البخاری فی اسناده (ای زیادبن بیان) نظر وقال ابن عدی والبخاری انما انکر من حدیث زیاد بن بیان هذا الحدیث وهو معروف به والظاهر ان زیاد بن بیان وهم فی رفعه لکن هذا الحدیث اسناده جید لان زیادبن بیان صدوق عابد وعلی بن نفیل لاباس به فلیس للوهم وجود علما بان هناک أحادیث اخری تشهد له.

الْعَابِدُ قَالَ الْبُخَارِيُّ قَالَ عَبْدُالْغَفَّارِ ثَنَا اَبُوالْمَلِيْحِ اَنَّه سَمِعَ زِيَادَ بْنَ بَيَانٍ وَذَكَرَ فَضْله وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِه بَأْسٌ وذكره ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وقال كان شيخاصالحا۔ وَاَمَّا عَلِيُّ(١) بْنُ نُفَيْلٍ فَهُوَابْنُ نُفَيْلِ بْنِ زِرَاعٍ النَّهْدِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ سَمِعْتُ اَبَاالْمَلِيْحِ الرَّقِّيَّ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرمِنْه صَلَاحاً وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَابَاسَ بِه وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَذَكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ فِيْ كِتَابِه وَقَالَ لَايُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِه فِي الْمَهْدِيِّ وَ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِه وَ فِي الْمَهْدِيِّ حَدِيْثٌ جِيَادٌ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَهُوَ اِمَامٌ مَشْهُوْرٌ۔ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ لَاضُعْفَ فِيْهِ وَاَمَّا قَوْلُ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّه لَايُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِه فِي الْمَهْدِيِّ فَلَا يَضُرُّ فِيْ صِحَّةِ الْحَدِيْثِ اِذْلَا يُشْتَرَطُ فِيْ صِحَّتِه وُجُوْدُ الْمُتَابِعِ ۔ وَتَبَيَّنَ مِنْ قَوْلِ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ مَوْجُوْدَةٌ فِي الْمَهْدِيِّ ۔

الحديث(٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيْعٍ نَاعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى(٢) الْجَبْهَةِ اَقْنَى(٣) الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَّ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ الخ(٤)۔

اَقُوْلُ اَمَّا سَهْلُ(٥) بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيْعٍ فَهُوَالطُّفَاوِيُّ السَّعْدِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ اَبُوْزُرْعَةَ لَمْ يَكُنْ بِكَذَّابٍ رُبَمَا وَهِمَ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ شَيْخٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ

---

(٨) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔) ایضًا

---

(١) علي بن نفيل - خلاصة التذهيب ص ٢٧٨ وتهذيب التهذيب ج ٧ ص ٣٤٢ والتقريب ص ١٨٦.

(٢) اجلى الجبهة: الذى انحسر الشعر عن جبتهه.

(٣) اقنى الأنف: الذى طول فى انفه ورقة فى ارنبه مع حدب فى وسطه.

(٤) سنن ابى داؤد اول كتاب المهدى ج٢ ص ٥٨٨ واخرجه الحافظ ابوبكر البيهقى فى البعث والنشور.

(٥) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٢١٧.

مخطئى اخرج له ابوداود واما عمران(١) القطان فهو عمران بن داود العمى ابوالعوام البصرى احد العلماء واثنى عليه يحى بن سعيد القطان ووثقه عفان بن مسلم وقال احمد ارجو ان يكون صالح الحديث قال فى التقريب صدوق يهم ورمى برأى الخوارج وفى تهذيب التهذيب قال عمرو بن على كان ابن مهدى يحدث عنه وكان يحيى لايحدث عنه وقد ذكره يحيى يوما فاحسن الثناء عليه وقال الأجرى عن ابى داود هومن اصحاب الحسن وما سمعت الا خيرا وقال ابن عدى هوممن يكتب حديثه وذكره ابن حبان فى الثقات وقال الصاجبى صدوق وثقه عفان وقال العقيلى من طريق ابن معين كان يرى رأى الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذى قال البخارى صدوق يهم وقال ابن شاهين فى الثقات كان من اخص الناس بقتادة وقال العجلى بصرى ثقة وقال الحاكم صدوق الخ ـ

فهذه اقوال الائمة فى تعديله وقد جرحه قوم بجرح مبهم فقال الدورى عن ابن معين ليس بالقوى وقال مرة ليس بشئ لم يرو عنه يحيى بن سعيد وهذا القول من ابن معين لايضره فان الجرح المبهم لايترجح على التعديل ، وعدم رواية يحيى بن سعيد لايدل على مجروحيته وقدنقل عنه حسن الثناء عليه كما تقدم وقال ابوداود مرة ضعيف افتى فى ايام ابراهيم بن عبدالله بن حسن بفتوى شديدة فيهاسفك الدماء قال وقدم ابوداود اباهلال الراسبى عليه تقديما شديدا وقال النسائى ضعيف الخ وهذا ايضا جرحا مبهما لايتقدم على تعديله وقد نقلنا عن ابى داود انه قال ماسمعت عليه الا خيرا وأما ماقاله ابو المنهال عن يزيد بن زريع كان حروريا كان يرى السيف على اهل القبلة فقدانتقده الحافظ العسقلانى رحمه الله حيث قال قلت فى قوله حروريا نظر ولعله شبهه يهم قد ذكر ابو يعلى فى مسنده القصة عن ابى المنهال فى ترجمة قتادة عن انس رضى الله عنه ولفظه قال يزيد كان ابراهيم يعنى ابن عبدالله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاه عن شئ فافتاه بفتيا قتل بهارجال مع ابراهيم الخ وكان ابراهيم ومحمد خرجا على المنصور فى طلب الخلافة لان المنصور كان فى زمن امية بايع محمدا بالخلافة فلمازالت دولة بنى امية وولى المنصور الخلافة يطلب محمدا ففرفالح فى طلبه فظهر بالمدينة وبايعه قوم وارسل اخاه ابراهيم الى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر انهما قتلا وقتل معهما جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الحرورية فى شئ الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى ـ

---

(١) عمران القطان بن داود العمى البصرى ابو العوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص ١١٥و١١٦و١١٧ وتقريب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التذهيب ص ٢٩٥.

وَخُلاصَةُ الْكَلامِ اَنَّ الْمُعَدِّلِيْنَ فِىْ شَانِ عِمْرَانَ اَكْثَرُ، ثَنَاءُهُمْ اَقْوٰى وَاَمَّا الْجَارِحُوْنَ فَاَقَلُّ وَجَرْحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدٍّبِه وَ مِنْ هٰهُنَا نَرٰى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرٍ رَحِمَهُ اللّٰه تَعَالٰى فِىْ تَقْرِيْبِه لَمْ يَذْهَبْ اِلٰى جَرْحِه بَلِ اخْتَارَ تَعْدِيْلَه وَتَوْثِيْقَه حَيْثُ قَالَ صَدُوْقٌ يَهِمُ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِه وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْكَلَامَ فِيْه لِاَنَّ الذَّهَبِىَّ رَحِمَهُ اللّٰه تَعَالٰى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيْحَ الْحَاكِمِ لِرِوَايَاتٍ وَقَعَ فِيْهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَنَدَ بِجَرْحِ بَعْضِ الْاَئِمَّةِ فِيْهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ اَنَّه، لَمْ يُوَازِنْ بَيْنَ جَرْحِه وَ تَعْدِيْلِه حَتّٰى يُسْبَرَ الرَّاجِحُ حَسْبَ الْقَوَاعِدِ الْاُصُوْلِيَّةِ وَقَدْ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ تَعْلِيْقاً وَالْاَرْبَعَةُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ـ

وَاَمَّا قَتَادَةُ(١) فَهُوَا ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوْسِىُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ۔

وَاَمَّا اَبُوْنَضْرَةَ(٢) فَهُوَالْمُنْذِرُ بْنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِىُّ الْعَوْقِىُّ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِىُّ تَعْلِيْقاً وَ مُسْلِمٌ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَّالنَّسَائِىُّ وَاَبُوْزُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَ حَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ الحديث صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ ـ

---

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفى خلاصة التذهيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح المهملة والواو ثم قاف البصرى ثقة من الثالثة مات سنة ثمان أو تسع مأة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفى تهذيب الكمال العوقة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج١ ص ٢٦٨- وفى خلاصة التذهيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن ابى حاتم سئل ابى عن ابى نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الى وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج به واورده العقيلى فى الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد - تهذيب التهذيب ج١٠ ص٢٦٨و٢٦٩،
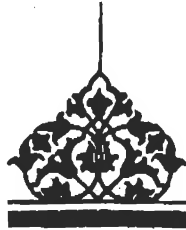
(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثنا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثنى اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ صَاحِبٍ لَه عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَه وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَه بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ(۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ(۲) اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَه ثُمَّ يَنْشَؤُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُه كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذٰلِكَ كَلْبٌ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ

۹-۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

---

(۱) الابدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة في تعليقه على "المنار المنيف" ص ۱۳۷ وقد شغلت مسألة الابدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطالوا الكلام فيها وافردها بعضهم بالتاليف كما ترى السخاوى في المقاصد الحسنة قد اطال فيها ص۸ - ۱۰ وافردها بجزء سماه "نظم اللآل على الأبدال" وكذلك معاصره السيوطى اطال فيها في "اللآلى المصنوعة ۲/۳۳۰-۳۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تاليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحاوى للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ۱٤٤ وصححه بينما هو في ص۱۳٦ قد عد احاديث الأبدال كلها من الأحاديث الباطلة وهذا التعميم خطاء والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما والصحيح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ۱۳۹).

←

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِى النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُلْقِى الْاِسْلَامُ بِجِرَانِه اِلَى الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَالْحَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ اَبُوْالْعَوَّامِ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مَعَاذٍ اَتَمُّ الخ(۱)

اَقُوْلُ هٰذَالْحَدِيْثُ بِالطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ فِىْ غَايَةٍ مِنَ الْقُوَّةِ والصِّحَّة فَاِنَّ مُحَمَّدَ(۲) بْنَ الْمُثَنّٰى هُوالْعَنَزِىُّ اَبُوْ مُوْسٰى الزَّمِنُ البَصَرِىُّ الْحَافِظُ اَخْرَجَ لَه السِّتَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حُجَّةٌ - وَاَمَّا مُعَاذُ(۳) بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدُّسْتُوَائِىُّ الْبَصَرِىُّ نَزِيْلُ الْيَمَنِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ ، وَاَمَّا اَبُوْهُ فَهُوَ هِشَامُ(۴) بْنُ اَبِىْ عَبْدِاللّٰه

خلافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفۂ مہدی اور اُن کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خُوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا (یعنی دُنیا میں پُورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت) مہدی دُنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہوجائیں گے اور مُسلمان ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

---

(۲) العصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من العشرة الى الأربعين لاواحد لها من لفظها وقيل اريد جماعة من الزهاد سماهم العصائب (النهاية) جران : باطن العنق ومعناه قر قراره واستقام كما ان البعير اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(۱) سنن ابی داؤد كتاب المهدى ج ۲ ص۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس العنزى بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۳۵۷.

بِنِ سَنْبَرِ الدَّسْتُوَائِیُّ اَبُوْ بَکْرِنِ الْبَصْرِیُّ اَخْرَجَ لَه السِّتَّةُ وَاَمَّاقَتَادَةُ فَهُوَ ابْنُ دِعَامَةَ السَّدُوْسِیُّ اَبُوالْخَطَّابِ الْبَصْرِیُّ الْاَکْمَهُ اَحَدُالْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ -

وَاَمَّا صَالِحُ(۱) اَبُوْالْخَلِیْلِ فَهُوَابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ الضُّبَعِیُّ اَبُوالْخَلِیْلِ الْبَصْرِیُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا صَاحِبُه فَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ وَقَدْصَرَّحَ بِه فِی الرِّوَایَةِ اِحْدٰی عَشَرَ وَنَصُّ عَلَیْه فِیْ کُتُبِ الرِّجَالِ وَهٰذَا عَبْدُاللّٰهِ(۲) بْنُ الْحَارِث مِنْ اَوْلَادِ الصَّحَابَةِ حَنَّکَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ وَغَیْرُه فَالْحَدِیْثُ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَالْاَرْبَعَةِ فِیْ غَایَةٍ مِّنَ الْجَوْدَةِ وَالصِّحَّةِ وَهٰکَذَا الطَّرِیْقَانِ اللَّذَانِ بَعْدَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

---

ضروری وضاحت

"ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا اُن کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر اُنھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصدِ حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللآلی المصنوعہ میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاوٰی الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیشِ نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

---

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما یغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهیب ص۳۸۰ وفی تقریب التهذیب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مائتین.

(۴) هشام بن ابی عبدالله بن سنبر الدستوائی ابوبکر البصری کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء فنسب الیها قال علی بن الجعد سمعت شعبة یقول کان هشام احفظ منی واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی هلال - تهذیب التهذیب ج۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبعیُ مولاهم وثقه ابن معین والنسائی، تقریب التهذیب ص ۱۱۲وخلاصة التذهیب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمی ابو محمد المدنی لقبه ببه قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن عبد البرفی الاستیعاب اجمعوا علی انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدینة - تهذیب التهذیب ج۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(١٢) قَالَ اَبُوْ داودَ وَ حُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِه الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِه رَجُلٌ لَيُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُه(١) فِى الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُه فِى الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلًا الخ(٢)

اَقُوْلُ اَمَّا هَارُوْنُ (٣) بْنُ الْمُغِيْرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِىُّ اَبُوْ حَمْزَةَ الرَّازِىُّ قَالَ جَرِيْرٌ لَا اَعْلَمُ لِهٰذِهِ الْبَلْدَةِ اَصَحَّ حَدِيْثًا مِّنْهُ وَقَالَ النَّسَائِىُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ صَدُوْقٌ وَقَالَ الْآجُرِىُّ عَنْ اَبِىْ داودَ لَيْسَ بِه بَأْسٌ هُوَ فِى الشِّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِى الثِّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا اَخْطَأَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ شَيْخٌ صَدُوْقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِىُّ فِيْهِ نَظَرٌ اَخْرَجَ لَه اَبُوْداودَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَمَّا عَمْرُو بْنُ(٤) اَبِىْ قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِىُّ الْاَزْرَقُ الْكُوْفِىُّ نَزَلَ الرَّىَّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْمُقْرِىُّ دَخَلَ الرَّازِيُّوْنَ عَلَى الثَّوْرِىِّ فَسَاَلُوْهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَلَيْسَ عِنْدَكُمْ الْاَزْرَقُ يَعْنِىْ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ قَيْسٍ وَقَالَ الْآجُرِىُّ عَنْ اَبِىْ داودَ فِىْ حَدِيْثِه خَطَأٌ وَقَالَ فِىْ مَوْضِعٍ لَا بَأْسَ بِه وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِى الثِّقَاتِ -

---

(١٢) ابو اسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیّدؔ نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "یشبہہ فی الخُلق ولا یشبہہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

---

(١) اى يشبه فى السيرة ولا يشبه فى الصورة.

(٢) سنن ابى داؤد كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٩ - قال المنذرى هذا حديث منقطع لان ابا اسحاق السبيعي في سنده رأى عليا رؤية - مختصر سنن ابى داؤد ٦/١٦٢ تعليق عقد الدرر ٨٢.

(٣) هارون بن المغيرة بن حكيم البجلى الرازى ، تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٢،

(٤) عمرو بن ابى قيس الرازى الأزرق، تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٨٢.

وقال ابنُ شاهين فی الثقات قال عثمانُ بنُ ابی شیبة لابأس به کان یهم فی الحدیث قلیلا و قال ابوبکر بن البزارُ فی السنن مستقیم الحدیث اخرج له البخاری تعلیقا والاربعة - واما شعیب بن خالد(۱) فهوالبجلیُ الرازیُ کان قاضیا المجوس والدهاقین وعنبسةُ بن سعید قاضی المسلمین وقال ابن عیینة حفظ من الزهری و مالك شابا وقال النسائیُ لیس به بأس وذکره ابن حبان فی الثقات وقال الدوریُ عن ابن معین لیس به بأس وقال العجلیُ رازیُ ثقةُ اخرج له ابوداود - واما ابو اسحق فالظاهرُ انه السبیعیُ(۲) المعروف بالعدالة والعلم احدالائمة الاعلام اخرج له الستةُ وان لم یکن هو فاما ان یکون الشیبانیُ اوالمدنیُ وکلا هما من الثقات المعتبرین اخرج لهما الستةُ واما غیرُ هؤلاء فلیسوا من هذه الطبقة ولم یخرج ابوداود حدیثهم والله اعلم والحاصل ان الحدیث صحیح جید اسناده ان ثبت لقاء ابی داود بهارون والا فالحدیثُ معلقُ یصح الاحتجاج به علی رأی من یری الارسال حجةً -

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرَکِه رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۱۳) ذَکَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِاِسْنَادِه اِلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ کَعِدَّةِ اَهْلِ

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں یشبهه کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السّلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیشِ نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعیب بن خالد البجلی الرازی، تهذیب التهذیب ج ٤ ص ۳۰۸.

(۲) هو السبیعی کماجزم به المنذری فی مختصر سنن ابی داود ابو اسحاق السبیعی الکوفی هو عمرو بن عبد الله بن عبید ویقال علی ویقال ابن ابی شعیرة روی عن علی بن ابی طالب والمغیرة بن شعبة وقد رآ هما وقیل لم یسمع منهما " تهذیب التهذیب ج ۸ ص ٥٦.

بذر فيأتيه عصبُ الْعِراقِ وَاَبْدَالُ الشَّام فَيَأْتِيهِمْ جيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَاكَانُوْا بِالْبَيْداءِ خُسِفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيْرُ اِلَيْهِ رجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوالُه كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ اِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ(١)

(١٤) وَبِاسْنَادِه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ وَلَوْعِقَالاً وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه لَتُبَاعُنَّ نِسَاءَهُمْ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقٍ حَتّٰى تُرَدُّالْمَرْاَةُ مِنْ كَسْرٍ يُوْجَدُ بِسَاقِهَا قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِوَلَمْ يُخْرِجَاهُ(٢)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننھیال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بناء پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفۂ مہدی کے زیرِ قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلۂ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطورِ غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

---

(١) المستدرك للحاكم مع تلخيص للذهبي ج ٤ ص ٤٣١ وفي سنده ابو العوام عمران القطان قال الذهبي ضعفه غير واحد وكان خارجيا وقال الهيثمي في الصحيح طرف منه ورواه الطبراني في الكبير والأوسط باختصار وفيه عمران القطان وثقه ابن حبان وضعفه جماعة وبقية رجاله رجال

←

(۱۵) وَباسْنَادِه اِلىٰ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلىٰ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِىْ يُخْسَفُ بِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ فِىْ اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يُخْرَجُ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلىٰ نِيَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَحِيْحٌ عَلىٰ شَرْطِهِمَا وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ(۱)

(۱۶) وَبِاسْنَادِه عَنِ النَّبِىِّ اَنَّه قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِىْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ

---

(۱۵) عبیداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہوگئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ماجاء فى المهدى) وعمران القطان ايضا ثقة ان شاء الله تعالى كما حققه الشيخ فى رواية رقم ۹ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٣١ - ٤٣٢ وقال الذهبى فى تلخيصه صحيح.

(۱) المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٢٩.

مَنْ اَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِی اسْمُهُ اِسْمِی وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِی فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَامُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی(۱)

(۱۷) وَبِاِسْنَادِہٖ عَنْ سَعِیْدِبْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُبَایِعُ رَجُلٌ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ یُسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَیْتَ اِلَّا اَهْلُهُ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَاتَسْئَلْ عَنْ هَلَکَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِیْئُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُ خَرَابًا لَایُعْمَرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ کَنْزَهٗ- قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی(۲)

---

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہلِ عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعدازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

---

(۱) المستدرک مع التلخیص ج۴ ص ۴۴۲ قال الامام الحاکم وانه اولی من هذا الحدیث (الذی مر ذکره) ذکره فی هذا الموضع حدیث سفیان الثوری وشعبة وزائدة وغیرهم من ائمة المسلمین عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لاتذهب الایام واللیالی الخ وقال الذهبی عقبه صحیح.

(۲) ج ۴ ص ۴۵۲-۵۳ وفی سنده ابن ذئب عن سعید بن سمعان وقال الذهبی بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شیئا وروی عنه ابن ابی ، وقد تکلم فیه، وسعید بن سمعان قال فیه النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال البرقانی الدارقطنی ثقة وقال الحاکم تابعی معروف وقال الازدی ضعیف اخرج له البخاری فی جزء القرأة خلف الامام وابو داؤد والترمذی والنسائی تهذیب

(۱۸) وباسناده عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال يوشك اهل العراق لا يجبئ اليهم درهم ولاقفيز(۱) قالوا لم ذلك يا ابا عبدالله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنية ثم قال يوشك اهل الشام لايجبئ اليهم دينار ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي خليفة يحثي المال حثيا لا يعده عدا ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن الامر كمابدأ ليعودن كل ايمان الى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل ايمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها الا ابدلها خيرا منه وليسمعن ناس برخص اسعار وريف(۲) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

(۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگادی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتّٰی کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

التهذيب ج٤ ص٤٠ وقال الحافظ في ... ص ٢٣٨ مطبوعه بيروت ١٤٠٨هـ ثقة لم يصب الازدي في تضعيفه من الثالثة وذكره الحا في فتح البارى ج٣ص٤٦١ مستشهدا به.

(١) القفيز مكيال معروف لاهل العراق خمس كيلجات (شرح صحيح مسلم للنووي ج ٢ ص٣٨٨).

(٢) الريف كل أرض فيها زرع ونخل.

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخرجَاه بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١)

(١٩) وَبِاِسْنَادِه عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْتَتِلُ عِنْدَكَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَايَصِيْرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُوْنَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّه خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا احَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

---

(١٩) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے ہاں ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللہ المهدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کرلینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کردیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

---

(١) ج٤ ص٤٥٦ وسكت عنه الذهبي.

(٢) ج٤ ص٤٦٣-٤٦٤

(۲۰) وَبِاسْنَادِه عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ السُّفْیَانِیُّ فِیْ عُمْقِ دِمَشْقٍ وَعَامَّةُ مَنْ یَّتْبَعُه مِنْ كَلْبٍ فَیَقْتُلُ حَتّٰی یَبْقَرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ وَیَقْتُلَ الصِّبْیَانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَیْسٌ فَیَقْتُلُهَا حَتّٰی لَا یَمْنَعَ ذَنَبُ[1] تَلْعَةٍ وَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فِی الْحَرَمِ فَیَبْلُغُ السُّفْیَانِیَّ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِه یَهْزِمُهُمْ فَیَسِیْرُ اِلَیْهِ السُّفْیَانِیُّ بِمَنْ مَعَه حَتّٰی اِذَا صَارَ بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلَا یَنْجُوْ مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی(۲)

(۲۱) وَبِاسْنَادِه عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَه رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِیِّ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَیْهَاتَ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِه

---

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیروکار (قبیلہ) کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بربنائے

---

(۱) ذنب تلعة- يريد كثرته وانه لا يخلوا منه موضع - والتلاع هي مسائل الماء من علو الى سفل جمع تَلْعَة(مجمع البحار ج۱ص۱٤٤.

(۲) ج٤ ص۵۲۰.

سبْعًا فقالَ ذاكَ يَخْرُجُ فِىْ آخِرِالزَّمَانِ اذا قالَ الرَّجُلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللّٰهُ تعالى له قومًا قزع(١) كقزَعِ السَّحابِ يُؤَلِّفُ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لَايَسْتَوْحِشُوْنَ اِلىٰ احدٍ ولَايفرحُوْنَ باحدٍ يَدْخُلُ فِيْهِمْ علىٰ عِدَةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الآخِرُوْنَ وَعَلىٰ عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْامعَه النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اتريدُه قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّه يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ قُلْتُ لَاجَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اَدِيْمُهُمَا(٢) حَتّٰى اَمُوْتَ فَمَاتَ بِهَا يَعْنِىْ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلىٰ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ (٣)

تلطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہورِ مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفۂ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اُن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۂ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

---

(١) القزَع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج٣ ص١٤٢)

(٢) لاادیمهما ای لاافارقهما

(٣) المستدرک مع التلخیص ج٤ ص٥٥٤.

(۲۲) وَباسْناده عَنْ ابیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالیٰ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لاتَقُوْمُ السَاعَةُ حَتّٰی تَمْلَأَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوانًا ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ مَنْ یَمْلَأُ ها قِسْطًا وَعدْلًا: قالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰه رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعالیٰ صَحِیْحٌ عَلیٰ شَرْطِهِمَا وَوافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰه تعالی(۱)

(۲۳) وَباسْنادِه عَنْ ابیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ اشَمُّ الْاَنْفِ(۲) اَقْنیٰ اَجْلیٰ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا یَعِیْشُ هٰکَذَا وَبَسَطَ یَسارَه وَاِصْبَعَیْنِ مِنْ یَمِیْنِه اَلْمُسَبِّحَةَ وَالْاِبْهَامِ وَعَقَدَ ثَلاثَةً- قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰه الْحاکِمُ صَحِیْحٌ عَلیٰ شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقالَ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعالیٰ وَفِیْهِ عِمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِیْفٌ وَلَمْ یُخْرِجْ لَه مُسْلِمٌ(۳)

قُلْتُ قَدْتَقَدَّمَ اَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِحَ فِیْهِ اَنَّه لَیْسَ بِضَعِیْفٍ وَمَادِحُوْه اَکْثَرُ وَجارِحُوْه قَلِیْلُوْنَ مع کَوْنِ جَرْحِهِمْ غَیْرَ مُسَلَّمٍ وَمُبْهَمًا وَاَخْرَجَ لَهُ الْبُخارِیُّ تَعْلِیْقًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ-

---

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفۂ مہدی) کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں وبلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کرکے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج۴ص۵۵۷، واخرجه الامام احمد فی مسند ابی سعید الخدری بسند صحیح رجاله ثقات.

(۲) اشم الأنف: لارتفاع قصبة الأنف واستواء اعلاها واشراف الارنبة قلیلا (مجمع البحار ج۲ص۲۱۳)

(۳) ایضا ج۴ص۵۵۷.

(٢٤) وعنده عن ابى المليح الرقى ثنازياد بن بيان عن على بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة رضى الله عنها قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدى وهو من ولد فاطمة-

سكت عليه ابوعبد الله الحاكم رحمه الله تعالى مع تخريجه فى المستدرك وكذالك سكت عليه الذهبى رحمه الله تعالى مع تخريجه فى تلخيص المستدرك وقد مر منا بيان رجال السند تفصيلا فى روايات ابى داود رحمه الله تعالى ان الرواية صحيحة(١) والله اعلم-

(٢٥) وباسناده عن ابى سعيدن الخدرى رضى الله عنه مرفوعا يخرج فى آخر امتى المهدى يسقيه الله الغيث ويخرج الارض نباتها ويعطى المال صحاحا(٢) وتكثر الماشية و تعظم الامة يعيش سبعا او ثمانيا يعنى حججا- وقال ابوعبد الله هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٣)

(٢٦) وباسناده عن ابى سعيدن الخدرى رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تملأ الارض جوراوظلما فيخرج رجل من عترتى فيملك سبعا او

٢٥- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ٤ ص ٥٥٨)

٢٦- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

---

(١) ايضاً ص٥٥٧

(٢) ويعطى المال صحاحا اى يعطى اعطاءا صحيحا وسويا

(٣) ايضاً ص٥٥٨

تسعا فيملأ الأرض عدلاً وقسطا كما ملئت جورًا و ظلمًا(١)- قال ابوعبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و اخرجه الذهبی رحمه الله فی تلخيصه ثم سكت عليه(٢)-

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبو الْعَبَّاسِ الْعَلَّامَةُ نُوْرُالدِّيْنِ الْهَيْثَمِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِد(٣)

(٢٧) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِیِّ يُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلَی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزِلْزَالٍ فَيَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّ ظُلْمًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَه رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللّٰهُ قُلُوْبَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہو گا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

---

(١) ايضا ج٤ ص٥٥٨.

(٢) وسكت عنه اللذهبی مكتفيا بكلامه على الحديث الذی اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل هذا الموضع بصفحة فی ج٤ص٥٥٧ ونقله الشيخ ايضا تحت رقم ٢٢ والله اعلم.

(٣) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علی بن ابی بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمی المصری القاهری ولد سنة ٧٣٥هـ وتوفی سنة ٨٠٧هـ له كتب وتخاريج فی الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع فی عشرة اجزاء قال الكتانی وهو من انفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولاصنف نظيره فی هذا الباب وللسيوطی بغية الرائد فی الذيل على معجم الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب الثقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية فی ترتيب احاديث الحلية(مخطوطه) ←

وَ سَلَّمَ غِنًى وَّ يَسَعُهُمْ عَدْلُه حَتّٰى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِيْ فَيَقُوْلُ: مَنْ لَّه فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَيَقُوْلُ: اَنَا فَيَقُوْلُ لَه! اِئْتِ السَّدَانَ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَه اِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مَالًا فَيَقُوْلُ لَه اِحْثِ فَيَحْثِيْ حَتّٰى اِذَا جَعَلَه فِيْ حِجْرِه وَاتَّزَرَه نَدِمَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَجْشَعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا اَوْعَجَزَ عَنِّيْ مَاوَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّه فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَه اِنَّا لَانَأْخُذُ شَيْئًا اَعْطَيْنَاهُ فَيَكُوْنُ كَذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْتِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ لَاخَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَه اَوْقَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَه

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ غَيْرُه بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ بِاَسَانِيْدِه وَ اَبُوْ يَعْلٰى بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ(۱)

جاتے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا. مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لاتے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) اُمّت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد العلي في زوائد ابي يعلى الموصلي (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة(مخطوطه) وموارد الظمآن الى زوائد ابن حبان وغاية المقصد في زوائد احمد، والبحر الزخار في زوائد مسند البزار، والبدر المنير في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزركلي ج٤ ص ٢٦٦ والرسالة المستطرفة للكتاني ص ١٤٠-١٤١.

(۱) مجمع الزوائد ج٧ص٣١٣.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ هَاشِمٍ فَيَأْتِىْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِه وَهُوَكَارِهٌ فَيُبَايِعُوْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَؤُرَجُلٌ بِالشَّامِ وَاَخْوَالُه مِنْ كَلْبٍ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ فَتَكُوْنُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَالِكَ يَوْمُ كَلْبٍ اَلْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَ يَقْسِمُ الْاَمْوَالَ وَيُلْقِى الْاِسْلَامُ بِجِرَانِه اِلَى الْاَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَ رِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۱)

۲۸- حضرت ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اُوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکّہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکّہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننھال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفۂ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۵ ومکان ابن القیم فی المنار المنیف ص: ۱٤٤ وقال رواہ الإمام احمد باللفظین و رواہ ابو داؤد من وجہ آخر عن قتادۃ عن ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمۃ نحوہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو یعلی الموصلی فی مسندہ من حدیث قتادۃ عن صالح ابی الخلیل عن صاحب لہ وربما قال صالح عن مجاہد عن ام سلمۃ والحدیث حسن ومثلہ مما یجوز ان یقال فیہ صحیح.

(۲۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیَّ قَالَ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا فَثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ وَلَیَمْلَأَنَّ الْاَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَفِیْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ ضُعْفٍ(۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ فِی النَّاسِ حَثْیًا لَا یَعُدُّهٗ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَعُوْدَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا فَثَمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْهَا نِعْمَةً لَمْ یَنْعَمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں تمام ہوجاتے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے،
(یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۵ ج ۷)

۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۷ ج ۷)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہوجانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔) (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت)

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷.
(۲) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷.

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَايَدَّخِرُ الْاَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كُدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ يَامَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِى الْاَوْسَطِ وَرِجَالُه ثِقَاتٌ(١)

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

(٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ(٣) وَ اَبُوْ دَاوٗدَ(۴) عَنْ يَاسِيْنَ(۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ(٦) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةٍ(٧)

(٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ(٨) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَه، وَلَمْ يَرْفَعْهُ(٩)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۳۲،۳۳۔ حضرت علی رضؓ سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔)

(مصنّف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

---

(١) ايضا ج ٧ ص ٣١٧

(٢) الامام ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابى شيبة العبسى مولاهم الكوفى ولد سنة ١٥٩ وتوفى سنة ٢٣٥هـ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين بالاسانيد وفتاوى التابعين واقوال الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رقبة(الاعلام للزركلى ج۴ص١١٧و١١٨ والمستطرفة للكتانى ص ٣٦).

(٣) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمروبن حمادبن زهير بن درهم التيمى مولى آل طلحة ابو نعيم الملائى الكوفى الاحول روى عنه البخارى فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة فى الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مامونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٤٣-٢٤٨).

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو داؤد الحضرى الكوفى وحضر موضع بالكوفة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأجرى عن ابى داؤد كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج٧ص٣٩٧-٣٩٨.

←----

اَقُوْلُ اِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَاَبَادَاوُدَ اَعْنِى الْحِضْرِىَّ الْكُوْفِىَّ وَوَكِيْعًا مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ اَخْرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ الْحِضْرِىَّ فَلَمْ يُخْرِجْ اِلَّا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْاَرْبَعَةُ وَاَمَّا يَاسِيْنُ فَهُوَابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوْفِىُّ قَالَ الدُّوْرِىُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ، وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ صَالِحٌ وَقَالَ اَبُوْزُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَقَالَ الْبُخَارِىُّ فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا اَعْلَمُ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ يَسْأَلُ يَاسِيْنَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ عَدِىٍّ وَ هُوَ مَعْرُوْفٌ بِهٖ وَوَقَعَ فِىْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِيْنَ غَيْرُ مَنْسُوْبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ يَاسِيْنَ بْنَ مُعَاذٍ الزَّيَّاتَ فَضَعَّفَ الْحَدِيْثَ بِهٖ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الخ مِنْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَاَمَّا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِىُّ ثِقَةٌ اَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِىُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىُّ فِىْ مُسْنَدِ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الخ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَايَةَ رِجَالُهَاثِقَاتٌ وَ تَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرِالْعَسْقَلَانِىِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ تَضْعِيْفَ مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيْثَ اِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِاَجْلِ هٰذَا صَرَّحَ فِى التَّقْرِيْبِ اَيْضًا، نَعَمْ لَوْكَانَ الْمُرَادُ يَاسِيْنَ الزَّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيْفَةً وَقَدْنَصَّ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَلٰى اَنَّهُ الْعِجْلِىُّ فَالْحَدِيْثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ـ

→

(٥)ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلى الكوفى - تهذيب التهذيب ج١١ ص١٧٢ وقال الحافظ ايضا فى التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان العجلى الكوفى لابأس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات-ص٢٧٣،

(٦) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ج١ ص١٣٦.

(٧) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص١٩٧ طبع الدار السلفية بمبئى الهند. تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩-١١٤. أى يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فى كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة فى سننه فى كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقى والامام احمد بن حنبل فى مسند على بن ابى طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(٨) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسى ابو سفيان الكوفى الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسى رأيت الثورى ومعمرا ومالكا فما رأت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩ -١١٤.

(٩) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ص ١٩٧، طبع الدار السلفية، بمبئى.

(٣٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِىءُ اسْمُهُ اسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمَ أَبِيْ الخ(١)

أَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَ الْأَرْبَعَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوْا لَهُ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجْلِيُّ وَ ابْنُ سَعْدٍ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضْعِفُهُ(٢)

(٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِيْ بَزَّةَ عَنْ أَبِيْ الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا(٣)

أَقُوْلُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رُوَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالْأَرْبَعَةِ خَلَا مُسْلِمٍ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دُنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو) اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور، میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دُنیا کو عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

---

(١) مصنف ابن ابی شیبة ج١٥ ص١٩٨.

(٢) فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولاهم ابو بكر الخياط الكوفي قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داؤد عن احمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع آخر ثقة حافظ كيس وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال

←

(۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ ثَنِى عُمَرُ بْنُ قَيْسِ الْمَاصِرُ ثَنِىْ مُجَاهِدٌ ثَنِى فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَاِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِى السَّمَاءِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ فَاَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوْسُ اِلٰى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عِرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَّ يُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ اُمَّتِىْ فِىْ وِلَايَتِهٖ نِعْمَةً لَّمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ(۱)

اَقُوْلُ اَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ(۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَالْهَمْدَانِىُّ الْخَارِبِىُّ الْكُوْفِىُّ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَاَمَّا مُوْسى(۳) الْجُهَنِىُّ فَهُوَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَوِابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُهَنِىُّ الْكُوْفِىُّ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ

۳٦- امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفسِ زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعدازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دولہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانۂ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور اُن کے دورِ خلافت میں اُمّت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور "نفسِ زکیہ" سے مُراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

←
الساجى صدوق . و قال الساجى ايضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى الخ تهذيب التهذيب ج۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۳) مصنف ابن ابى شيبة ج۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابى شيبة ج ۱۵ص ۱۹۹ هو من كلام الصاحبى ولكن له حكم المرفوع لانه لا يعلم من قبل الرأى. →

وَالنَّسائیُّ وَقَالَ اَبُوْ حاتِمٍ لاَبأْس به ثِقَةٌ صَالِحٌ اَخْرَجَ له مُسْلِمٌ وَالتِّرْمَذِیُّ وَالنَّسائیُّ وَابْنُ مَاجة وَاَمَّا عُمَرُ(۱) بْنُ قیسٍ اَلْمَاصِرُ فَهُوَالْکُوْفِیُّ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ وَاَبُوْ حَاتِمٍ وَاَبُوْدَاوُدَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَ له اَبُوْدَاوُدَ وَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ ذَکَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَذَکَرَهُ ابْنُ شَاهِیْنٍ فِی الثِّقَاتِ قَالَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ یَعْنِیْ الْمِصْرِیُّ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ ثِقَةٌ وَاَمَّا مُجَاهِدُ(۲) فَهُوَ اِمَامٌ مَشْهُوْرٌ اَخْرَجَ لَه الْاَئِمَّةُ السِّتَّةُ وَغَیْرُهُمْ فَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَایَةَ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهَا کُلُّهُمْ مُوَثَّقُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یُخْبِرُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ یُبَایَعُ لِلرَّجُلِ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ یَّسْتَحِلَّ الْبَیْتَ اِلَّا اَهْلُه فَاِذَا اسْتَحَلُّوْه فَلَا تَسْئَلْ عَنْ هَلَکَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِی الْحَبَشَةُ فَیُخَرِّبُوْنَ خَرَابًا لَایُعَمَّرُ بَعْدَه اَبَدًا وَهُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ کَنْزَه(۳)

اَقُوْلُ اَمَّا یَزِیْدُ(۴) بْنُ هَارُوْنَ فَهُوَالسُّلَمِیُّ اَبُوْخَالِدِنِ الْوَاسِطِیُّ اَحَدُالْاَعْلَامِ الْحُفَّاظِ الْمَشَاهِیْرِ رَوٰی عَنْهُ السِّتَّةُ قَالَ اَحْمَدُ کَانَ حَافِظًا مُتْقِنًا وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِمَامٌ لَایُسْئَلُ عَنْ مِثْلِه وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ

۳۷۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کردی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پہ اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کردیں گے اور مکّہ معظمہ کو بالکل ویران کردیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

---

(۲) عبد الله بن نمير الهمدانی الخارنی ابو هشام الكوفی ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴ وخلاصة التذهيب ص ۲۱۷ وقال العجلی ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج۴ ص۵۲-۵۳.

(۳) موسى الجهنی فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهنی ابو سلمة الكوفی ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص۲۵۷) ووثقه القطان وقال العجلی ثقة فی عداد الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان فی الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج۱۰ ص۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصر بن ابی مسلم الكوفی ابو الصباح مولی ثقيف قال ابن معين وابو حاتم ثقة وقال الآجری سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات واوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان

ذئب(۱) فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى من أئمة المدنى احد الاعلام اخرج له الستة قال احمد يشبه بابن المسيب وهو اصلح و اورع واقوم بالحق من مالك واما سعيد بن سمان(۲) فهوالانصارى الزرقى اخرج له ابوداود والترمذى والنسائى والبخارى فى جزء القرءة و قال النسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال البرقانى عن الدار قطنى ثقة وقال الحاكم تابعى معروف وقال الازدى ضعيف الخ

وهذا ماوجدناه بخط الشيخ المدنى قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الاحاديث الصحيحة الواردة فى ذكر المهدى فاورد تهاتتمة وتعميما للفائدة واليكم تلك الاحاديث۔

تشریح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہلِ حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان سے اُٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوریؒ)

فى الثقات وذكره ابن شاهين فى الثقات (تهذيب التهذيب ج۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).
(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبى اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به(تهذيب التهذيب ج۱۰ ص ۳۸ - ۴۰)
(۳) مصنف ابن ابى شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.
(۴) يزيدبن هارون بن وادى ويقال زاذان بن ثابت السلمى مولاهم ابو خالد الواسطى احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المدينى ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلى ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله(تهذيب التهذيب ج۱۱ ص ۳۲۱- ۳۲۳)
(۱) ابن ابى ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى وابو الحارث المدنى قال احمد صدوق افضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابى ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابى ذئب ثقة الا ابا جابر البياضى وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان فى الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان اقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج۹ ص ۲۷۰- ۲۷۱).
(۲) سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى (تهذيب التهذيب ج۴ ص ۴۰ وقال الحافظ فى التقريب سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة.(۲۳۸ طبع فى بيروت ۱۴۰۸ هـ).

اَلذَّیْلُ وَالْاِسْتِدْرَاکُ

(١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ(١) رَوَاهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهِ فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ، بَابُ نُزُوْلِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ. (ج ١، ص ٤٩٠)

(٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

١: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔
(صحیح بخاری ج ١ ص ٤٩٠)

٢: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ١ ص ٨٧)

(١) "امامکم منکم" معناه یصلی (أی عیسی علیه السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج١٦ص٤٠) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم دون عیسی علیه السلام (مرقاة شرح المشکوة ج٥ص ٢٢٢) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعمی الأبری فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المهدی من هذه الامة وان عیسی علیه السلام یصلی خلفه (فتح الباری ج٦ص ٤٩٣).

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا ، اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ (اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ مُسْلِمٌ فِىْ صَحِيْحِه ج ۱ ص ۸۷)

(۳) وَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِىُّ تَعَالِ صَلِّ لَنَا، اَلْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِى الْمَنَارِ الْمُنِيْفِ(۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ اَبِىْ اُسَامَةَ فِىْ مُسْنَدِه وَقَالَ وَ هٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

اَقُوْلُ اَلْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ هُوَالْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ اَبِىْ اُسَامَةَ التَّمِيْمِىُّ الْبَغْدَادِىُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (اَلْمُتَوَفّٰى ۲۸۲ھ)(۱) وَ اَمَّا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ فَهُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَبُوْ هِشَامٍ الصَّنْعَانِىُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَه اَبُوْ دَاوٗدَ فِىْ سُنَنِه وَ ابْنُ مَاجَةَ فِىْ تَفْسِيْرِه(۲) وَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَهُوَابْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ الصَّنْعَانِىُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَه اَبُوْدَاوٗدَ(۳) وَ اَمَّا عَقِيْلُ

تشریح : مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمّت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے تو اُمّت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لایئے اور نماز پڑھایئے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تقريب التهذيب ص ۸.

(۳) ايضا ص ۹۲.

فَهُوَا بْنُ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهِ الْيَمَانِيُّ ابْنُ اَخِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَه اَبُوْدَاوٗدَ(١) وَ اَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ الْيَمَانِيُّ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَبْنَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَ سُكُوْنِ الْمُوَحَّدَةِ بَعْدَه نُوْنٌ) ثِقَةٌ اَخْرَجَ لَه اَصْحَابُ السِّتَّةِ سِوٰى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ اَخْرَجَ لَه اَيْضًا فِىْ تَفْسِيْرِه(٢) فَالْحَاصِلُ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيْهِ وَصْفَ الْاَمِيْرِ الْمَذْكُوْرِ بِانَّه الْمَهْدِىُّ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسِّرًا لِلْمُرَادِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِىْ اَوْرَدَهُ الْبُخَارِىُّ وَ مُسْلِمٌ فَتَنَبَّهْ.

(٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِىْ خِفَّةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُنَادِىْ مِنَ السَّحَرِ فَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَاالنَّاسُ مَايَمْنَعُكُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلَى هٰذَا الْكَذَّابِ الْخَبِيْثِ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَجُلٌ جِنِّىٌّ فَيَنْطَلِقُوْنَ فَاِذَاهُمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَيُقَالُ لَه تَقَدَّمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاِذَا صَلَّوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ قَالَ فَحِيْنَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَايَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے ۔ لہٰذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجّال نکلے گا اور دجّال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسٰی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقتِ سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے ۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسٰی علیہ السلام نظر آئیں گے ۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسٰی علیہ السلام فرمائیں گے ۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے ۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قیادت میں) دجّال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے ۔ دجّال جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

(١) ایضاً ص ٣٩٦.
(٢) ایضاً ص ٥٨٥.

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَقَالَ الشَّيْخُ الذَّهَبِيُّ فِي تَلْخِيْصِهِ هُوَ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ)(١) لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ وَالْاِمَامُ حِيْنَئِذٍ هُوَالْمَهْدِيُّ كَمَاجَاءَ التَّصْرِيْحُ فِي الْحَدِيْثِ رقم ٤٠ .

(٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ اُمَّتِيْ فِيْ زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَاتَدَعُ الْاَرْضُ شَيْئًا مِنْ نُبَاتِهَا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ اَوْرَدَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِيْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ(٢) .

(٦) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فَقَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتُ اَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ

۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمّت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۶ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنتِ ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے)، تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام وامیر ایک رجلِ صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نمازِ فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسٰی ابنِ مریم علیہ السّلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسٰی علیہ السّلام نماز پڑھائیں۔ عیسٰی علیہ السّلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سننِ ابنِ ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸)

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٣٠.

(٢) مجمع الزوائد ج٧ص ٣١٧.

بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْتَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْنَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِى الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَه بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَه تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَالَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيُّ وَ ذَكَرَهُ الْمُحَدِّثُ الْكَشْمِيْرِيُّ فِيْ كِتَابِهِ التَّصْرِيْحِ ص ١٤٢ وَ عَزَاهُ اِلَى ابْنِ مَاجَةَ(١) وَ قَالَ اِسْنَادُه قَوِيٌّ وَاَمَّا فِى الْحَدِيْثِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَاجَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ فِى الْحَدِيْثِ الَّذِيْ مَرَّسَابِقًا تَحْتَ رَقَمِ(١١).

(٧) وَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا وَيَنْزِلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ لَه اَمِيْرُهُمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ تَقَدَّمْ صَلِّ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ اَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّيْ، اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَه وَاَوْرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِيُّ فِى مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ عَنْ اَحْمَدَ وَ الطَّبْرَانِيِّ ثُمَّ قَالَ وَفِيْهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَقَدْوُثِّقَ وَ بَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ (٢)

(٨) وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِيْنَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِى الْمَعْدِنِ فَلَا تَسُبُّوْا

۷: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسٰی علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لایئے، نماز پڑھایئے، تو عیسٰی علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۲)

تشریح: عیسٰی علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(١) سنن ابن ماجه في حديث طويل ص٣٠٧، ٣٠٨.

(٢) المستدرك ج٤ ص ٤٧٨ ومجمع الزوائد ج٧ ص ٣٤٢.

اَهْلَ الشَّامِ وَلٰكِنْ سُبُّوْا شِرَارَهُمْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَبْدَالَ يُوْشِكُ اَنْ يُرْسَلَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْ ثَلٰثِ رَايَاتٍ اَلْمُكْثِرُ يَقُوْلُ هُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا وَالْمُقَلِّلُ يَقُوْلُ اِثْنَا عَشَرَ، اَمَارَاتُهُمْ اُمِتْ اُمِتْ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمُلْكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَيَرُدُّ اللّٰهُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ اُلْفَتَهُمْ وَنَعِيْمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَ دَانِيَهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِيُّ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ هُوَ لَيِّنٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ اَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ وَفِيْهِ رِوَايَةٌ ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ النَّاسَ اُلْفَتَهُمْ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ كَمَا ذُكِرَ(١).

۸ : حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہٰذا تم لوگ اہلِ شام کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اُن میں جو بُرے لوگ ہیں اُن کو بُرا بھلا کہو اس لیے کہ اہلِ شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہلِ شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کرلے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کردے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہوجائے گی کہ) اگر اُن پر لومڑی حملہ کردے تو وہ بھی غالب ہوجائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اُسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے؛ عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کرلیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے

(١) مجمع الزوائد ج٧ ص ٣١٧ والمستدرك ج٤ ص٥٥٣.

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ فَاطِمَةَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ سَكَتَ وَأَيْضًا عَنْهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ(۱) و أَوْرَدَهُ النَّوَّابُ صِدِّيْق حَسَن خَانُ الْقَنُّوْجِيُّ فِي الْإِذَاعَةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ(۲)

قَدْتَمَّ التَّعْلِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالْاِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللّٰهِ عَزَّاسْمُهُ عَلٰى يَدِالْعَاجِزِ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الْقَاسِمِيِّ فِيْ ١٢، رَبِيْعِ الثَّانِيْ ١٤١٤ه وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدِ مقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا اسر براہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(۱) المستدرك ج٤ ص ٥٥٧.

(۲) الاذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ٦٠ مطبوعة الصديقى بريس ١٢٩٤ه.

ماہنامہ لولاک ملتان

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزیہ ملتان سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

☆ عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی ☆ حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ ☆ قادیانی شبہات کے جوابات ☆ عالمی مجلس کی سرگرمیاں ☆ فتنہ قادیانیت کے رد میں عمدہ علمی مضامین ☆ اصلاحی مقالہ جات ☆ امت مسلمہ کی رہنمائی ☆ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے ☆ قادیانیت چھوڑنے والے نومسلموں کے ایمان پرور حالات و واقعات ☆ اکابر کے غیر مطبوعہ خطوط و یادگار تقاریر ☆ جہاد آفریں حقائق افروز معلومات کا حسین گلدستہ ☆ ۴۸ صفحات ☆ رنگین آرٹ پیپر کا ٹائیٹل ☆ کمپیوز کتابت ☆ عمدہ طباعت ☆ سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف روپیہ /100 ہے۔ ایجنسی 5 پرچوں سے کم کی جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہولڈر حضرات کو /33 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی /100 روپیہ سالانہ خریداری کا منی آرڈر کرکے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوایا جاسکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر : 514122

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا زر سالانہ اڑھائی صد روپے /250 ہے۔ زر سالانہ کی ترسیل و جملہ خط و کتابت کے لئے سرکولیشن مینیجر ہفت روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780337